احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 5 مارچ 2003ء

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 5 مارچ 2003ء یکم محرم 1424 ہجری 5 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 50

نیکی ضائع نہیں جاتی

حضرت حکیم بن حزامؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میں جاہلیت میں کئی اچھے کام کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ، غلاموں کی آزادی اور صلہ رحمی وغیرہ۔ کیا مجھے اس کا اجر بھی ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا:
تیری انہی گزشتہ نیکیوں کی وجہ سے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب من تصدق فی الشرک حدیث نمبر 1346)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں میں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہوگیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعلِ اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے۔ جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تِل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ (-) (النحل: 91) یعنی اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 216)

محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے، یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔
(الفضل 29 جون 99ء)

ضرورت انسپکٹران

تحریک جدید میں انسپکٹران کی ضرورت ہے ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں صدران حلقہ / امراء اضلاع کی تصدیق کے ساتھ 27 مارچ 2003ء تک وکیل الدیوان تحریک جدید کو بھجوائیں۔ امیدوار کا ایف اے/ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے/بی ایس سی بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ امیدواران تحریری امتحان کیلئے 7-اپریل 2003ء بروز سوموار بوقت 9 بجے بیت المحمود کوارٹرز تحریک جدید میں تشریف لائیں۔
تحریری امتحان کیلئے کورس حسب ذیل ہے۔
قرآن مجید باترجمہ پہلا سیپارہ (ربع اول)
پہلی دس احادیث مبارکہ (چالیس جواہر پارے)
نماز نداء وصلوٰۃ (باترجمہ)
انگریزی۔حساب۔اردو (معیار ایف اے۔ایف ایس سی)
کتب حضرت مسیح موعود اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح،
عام دینی معلومات
(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1974ء ①

18 جنوری حضور نے نگر پارکر کی خاطر وقف جدید کے عام بجٹ سے ایک لاکھ روپے زائد اکٹھا کرنے کی تحریک فرمائی۔

21,20 جنوری کیرالہ بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

24 جنوری بیلن میں پہلی احمدیہ بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی۔اگست میں مکمل ہوئی۔

25 جنوری حضور نے انگریزی دان احباب، ڈاکٹرز، ٹیچرز اور پروفیسرز کو وقف کی تحریک فرمائی۔

8 فروری حضور نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے لئے دعاؤں پر مشتمل روحانی منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

17 فروری تیسرے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام پر حضور نے اعلان فرمایا کہ اس مقابلہ میں 70 سے زائد گھوڑے شامل کرنے والے ضلع کو ایک ہزار روپے اور سب سے زیادہ گھوڑے (جو دس سے زیادہ ہوں) شامل کرنے والے گاؤں کو سونے کا تمغہ دیا جائے گا۔

20 فروری حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کی بنیاد رکھی۔غیر ملکی مہمانوں کے لئے یہ سب سے پہلا گیسٹ ہاؤس تھا۔

22 تا 24 فروری لاہور میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس۔ قریباً 60 کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی میں تمام اسلامی ممالک شریک ہوئے۔

25 مارچ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام سائیکل سفر، 30 اطفال نے 50 میل سفر کیا۔

31,30 مارچ اڑیسہ بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

29 مئی ربوہ ریلوے سٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلبہ کا ہنگامہ۔ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف خون ریز فسادات کا سلسلہ جاری ہو گیا جو کم وبیش ایک سال پر پھیلا ہوا ہے۔احمدیوں کو جانی و مالی ہر قسم کی قربانیاں دینی پڑیں ان کا ایک مختصر ساخاکہ ''روزنامچہ'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ذیل میں چند اہم امور تاریخ وار درج کئے جا رہے ہیں۔

29 مئی کنڈیارو ضلع نواب شاہ میں بشیر احمد طاہر بٹ صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

30 مئی چنیوٹ میں احمدیوں کی 22 دکانیں اور 5 مکان لوٹ لئے گئے، گوجرہ، شورکوٹ، راولپنڈی میں احمدیہ بیوت الذکر پر حملے کئے گئے اور نقصان پہنچایا گیا۔

31 مئی فیصل آباد میں احمدیوں کی 26، بھیرہ میں 7، بہاولنگر میں 3، رحیم یار خان میں 7 اور گوجرانوالہ میں 6 دکانوں کو لوٹ کر آگ لگا دی گئی۔

یکم جون گوجرانوالہ میں سات احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔محمد افضل کھوکھر صاحب، محمد اشرف کھوکھر صاحب، سعید احمد خان صاحب، منظور احمد خان، محمود احمد خان صاحب، سجاد پرویز صاحب، احمد علی صاحب، حافظ آباد میں چوہدری شوکت حیات صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

رپورٹ: فرید احمد۔مربی سلسلہ تنزانیہ

صوبہ ارنگا اور امبیا تنزانیہ کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 6، 7، 8 ستمبر 2002ء کو صوبہ ارنگا اور امبیا کے تیسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد صوبہ ارنگا کے علاقہ مٹویرا (Mtwivira) میں کیا گیا۔صوبہ ارنگا اور امبیا کے علاقوں میں پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور تمام اہل وطن کو جلسہ میں شرکت کی دعوت بذریعہ اخبار دی گئی نیز سرکاری افسران کو خطوط لکھ کر خصوصی دعوت دی گئی۔

جلسہ گاہ کو احباب جماعت نے بڑی محنت سے تیار کیا اور اسے خوبصورت بینرز کے ساتھ مزین کیا گیا جو کہ انگریزی اور سواحیلی دونوں زبانوں میں تیار کئے گئے تھے۔مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا۔ بجلی اور پانی کا اس موقع پر خصوصی انتظام کیا گیا۔

جلسہ شروع ہونے سے دو روز قبل ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جو کہ صوبہ ارنگا (Iringa Region)، صوبہ امبیا (Mbeya Region)، صوبہ روووما (Ruvuma Region)، صوبہ کوسٹ (Coast Region)، صوبہ مورو گورو (Morogoro Region)، مہمان اپنی ذاتی گاڑیوں کے علاوہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ سروسز اور سائیکلوں پر تشریف لائے اور بعض علاقوں میں شدید غربت کے باعث احباب جماعت نے پیدل سفر اختیار کر کے جلسہ میں شرکت کی۔

رہائش و طعام کا انتظام

مرکزی مہمانوں کی رہائش کا خصوصی اہتمام مشن ہاؤس ارنگا میں کیا گیا۔اور باقی مہمانوں کے لئے گھروں کے علاوہ بیت احمدیہ مٹویرا اور اس سے ملحقہ پلاٹ، معلم ہاؤس مٹویرا اور معلم ہاؤس مکانیا گیو میں کیا گیا تھا۔اسی طرح کھانے کا بھی عمدہ انتظام تھا جس کے لئے بعض دوستوں نے رضا کارانہ خدمت کی توفیق پائی۔

ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

6 ستمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک صوبہ ارنگا اور صوبہ امبیا کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔اس موقع پر تمام تنظیموں نے اپنے اپنے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن 7 ستمبر

جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور سواحیلی زبان میں نظم پیش کی گئی۔اس کے بعد صدر مجلس جناب مجالیوا محمد (Majaliwa Mohamed) نے افتتاحی خطاب فرمایا۔آپ کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی ارنگا شہر کے میئر اور دوسرے سرکاری عہدیداران نے خطاب کیا۔یہ پروگرام شام چھ بجے تک جاری رہا۔جس میں مربیان و معلمین سلسلہ نے تقاریر کیں۔

مجلس سوال و جواب

اسی روز غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔اس مجلس میں علماء سلسلہ نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔نماز مغرب و عشاء کے بعد دعوتی سیمینار ہوا جس میں احباب نے اپنی اپنی آراء سے نوازا۔نو مبایعین نے بھی بڑی دلچسپی سے اس سیمینار میں شمولیت کی۔سیمینار کے ختم ہونے پر ٹیلی ویژن اور وی سی آر کے ذریعہ بعض جماعتی پروگرام دکھائے گئے اور یہ پروگرام رات کافی دیر تک جاری رہا۔

دوسرا روز

جلسہ کی کارروائی کا آغاز 9:30 بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور سواحیلی نظم پیش کی گئی۔دوسرے دن کے اس اجلاس کی صدارت ڈاکٹر عیدی موانگا صاحب نے کی۔اس روز جلسہ کی کارروائی شام چھ بجے تک جاری رہی جس میں مختلف عناوین کے تحت مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس سیشن میں نو مبائعین نے بھی تقاریر کیں اور اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔اس روز بھی ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں حاضرین جلسہ اور غیر از جماعت مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

تربیتی سیمینار و ویڈیو پروگرام

نماز مغرب و عشاء کے بعد تربیتی سیمینار ہوا جس میں احباب نے نو مبائعین کی تربیت کے بارہ میں اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا۔اس کے بعد ایک ویڈیو پروگرام کیا گیا جس میں مہمانوں کو مختلف مذاکرات کی کیسٹس، ایم ٹی اے کے پروگرامز کے علاوہ بعض دوسری کیسٹس دکھائی گئیں۔احباب کرام نے بڑے ذوق و شوق سے اس پروگرام میں شمولیت کی۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے حاضرین جلسہ کو نصائح کیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس عرفان

ریکارڈنگ: 18 راگست 1995ء

سوال:-خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کون سا آسان طریق ہے؟

جواب:- آسان طریق تو دعا ہے۔ سب سے آسان طریق دعا ہے جو مشکلوں کو آسان کرنے والا ہے۔

سوال:-تمام مذاہب صلح، محبت پیار، آشتی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ جتنا خون مذاہب کے نام پر بہایا گیا شاید دوسری جنگوں میں نہیں بہایا گیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:- یہ درست نہیں ہے۔ تاریخ یہ نہیں بتاتی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ غیر مذہبی جنگوں میں اتنا خون بہایا گیا ہے کہ اس کے مقابل پر مذہبی جنگوں میں قطرے بھی نہیں بہائے گئے۔ یہ حقیقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگیں دیکھ لیں۔ ان میں جو کل Casualties دیکھیں تو حیران ہو جائیں گے آپ کہ اتنا بڑا انقلاب اتنی سی قربانیوں کے ساتھ ہاتھ آ گیا۔ اور جو دوسری جنگیں ہوئی ہیں تاریخ میں، کسریٰ اور قیصر کی جنگیں اور اس سے پہلے فراعین کی جنگیں ان میں جو خون بہایا گیا وہ تو دریا بہائے گئے ہیں۔ اور یہ جو ہلاکو خان آیا تھا چند روز، اس کو آپ نے تاریخ میں کیوں بھلا دیا ہے۔ وہ کونسی مذہبی جنگ لے کر آیا تھا۔ تو یہ مفروضہ ہے خواہ مخواہ اہل مذہب کو طعن دینے کے لئے۔ لامذہب لوگ اتنا کہتے ہیں کہ مذہبی لوگ سمجھتے ہیں کہ واقعی سچ ہے۔ ہرگز دور کی بھی نسبت نہیں ہے مذہبی لڑائیوں اور غیر مذہبی لڑائیوں میں۔ جن لڑائیوں کا نام انہوں نے خود مذہبی رکھا، جو مذہبی نہیں تھیں، ان میں ایک صلیبی جنگیں ہیں اور اس کے مقابل پر Crescent کی جنگ بنا دی گئی۔ اور مقابل پہ صلاح الدین ایوبی وغیرہ کی طرف سے جو طریق اختیار کیا گیا۔ وہ ایک قومی دفاع تھا اور اس کے مطابق انہوں نے قومی دفاع کی کارروائیاں کیں۔

لیکن اگر مذہب کی نفرت کی وجہ سے ایک سیاسی جنگ کو مذہب کا نام دے دیا جائے۔ تو مذہب مظلومیت کے کنارے پر کھڑا ہے، وہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اور ان معنوں میں وہ جہاد بھی بن جاتا تھا۔ کیونکہ عیسائیوں کی طرف سے مسلمان نام سے نفرت تھی اور تمنا یہ تھی ان کی Territory جیتنے کی۔ اس لئے غیر سیاسی ہونے کے باوجود ان کے بگڑے ہوئے مذہب کے تصور کی وجہ سے اس میں مذہب کی ملونی داخل ہوگئی۔

انہوں نے اس کا نام اب Holy Wars رکھا ہے۔ انہوں نے اس کو صلیبی جنگیں قرار دیا ہے۔ اور مقابل پر چونکہ وہ لوگ اپنے وطن کی حفاظت کر رہے تھے اور ان پر مذہب کی منافرت کی وجہ سے جنگ ٹھونسی گئی۔ ان کی جنگ مذہبی نہیں ہے لیکن جہاد کے قریب ترین آ جاتی ہے۔ کیونکہ جن سے نفرت صرف خدا کے نام پر ہو اس کا دفاع بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت پاتا ہے اور اسے ایک مذہبی تقدس حاصل ہو جاتا ہے۔ تو بعینہٖ وہ جہاد نہیں جس کا قرآن میں ذکر ہے مگر جہاد کے قریب ترین اگر کوئی دور ہے تو وہ ہے۔

اب آپ دیکھیں اس میں مذہب کا کونسا قصور تھا؟ عیسائیت کا تھا؟ کوئی قصور نہیں کیونکہ عیسائیت نے تو وہ تعلیم ہی نہیں دی تھی جو وہ لوگ کر رہے تھے۔ اسلام کا بیچ میں کونسا قصور تھا؟ اپنے علاقہ میں، اپنے وطن کی حفاظت کرنا یہ کوئی ایسی مذہبی تعلیم ہے جس سے فساد پھیلتے ہیں۔ تو جن جنگوں کو مذہبی طور پر آپ نمایاں جگہ دیتے ہیں ان میں بھی درحقیقت مذہب کارفرما نہیں ہے۔ اگر ہے تو ان کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اور پھر ایک بہت سا فساد کا دور ایسا ہے مثلاً ازمنۂ وسطیٰ میں مسلمان ممالک میں مذہب کے نام پر خون بہایا گیا۔ وہ بھیانک تو بہت دکھائی دیتا ہے مگر ان سب کو جمع کر کے دیکھ لیں تو ایک باریک نالی بھی خون کی نہ بنے گی۔ بھیانک ہونے کی وجہ سے بہت نمایاں طور پر دکھائی دے رہا ہے، سفید کپڑے کے داغ ہیں جو لوگوں نے مذہب کے نام پر دھوکہ دے کر مروایا ہے۔ مذہب ذمہ دار تو بہرحال نہیں تھا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی بھی مجموعی تعداد یا مقدار اتنی معمولی ہے کہ اس کے مقابل پر ان کے روزمرہ کے مظالم دیکھ لیں صرف ایک ہٹلر کے Jews کے خلاف مظالم دیکھ لیں۔ یہودی 6 ملین کہتے ہیں۔ دوسرے کہتے ہیں کہ نہیں 6 ملین نہیں تھے۔ ایک دو ملین بھی کہتے ہیں بعض۔ مگر ایک ملین بھی ہوں تو ساری مذہبی تاریخ میں ایک ملین نکال کے دکھائیں جو مذہب کی وجہ سے مارے گئے ہوں۔ کہیں بھی نہیں ہوا۔

سوال:-قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ کلام کو بطور فعل کے تو پیش کیا ہے، بطور صفت کے پیش نہیں کیا۔ دوسری صفات کو بطور صفت کے پیش کیا مثلاً غَفُور بھی کہا اور یَغْفِرُ بھی کہا لیکن کلام کو ہمیشہ Verb کے طور پر استعمال کیا ہے جیسے کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا۔ یہ نہیں کہا کہ میں بولنے والا ہوں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب:- اس کی بڑی واضح حکمت موجود ہے کہ جس طرح ہم بولتے ہیں اس طرح اللہ بولتا نہیں ہے۔ اگر اللہ اس طرح بولے تو اس کی آواز سب کو ہمیشہ آئے اور جب بولے تو سب سن لیں۔ تو یہ جو مسئلہ ہے اس کو عیسائی محققین نے قرآن پر اعتراض کے طور پر اٹھایا ہے اور اس کا جواب اسی بات میں ہے جو آپ سوال کے طور پر کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ کلام الٰہی تو ہے نا لیکن یہ کلام کیسے ہو گیا، کس طرح بولتا ہے۔ اس کا کون سا Organ ہے جو بولنے سے تعلق رکھتا ہے۔ Vocal Cord ہے؟ کیا شکل ہے؟ اور جب وہ بولتا ہے تو پھر دوسروں کو کیوں سنائی نہیں دیتا۔ اس لئے یہ سب نفس کی باتیں ہیں اور بات وہیں ختم ہوتی ہے کہ وہ تمہارے نفس کے تاثرات ہی خدا کی آواز سمجھے گئے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں سے وحی کی دعویدار ہونے کا کیوں انکار کرتے ہیں جیسے گاندھی نے یا دوسرے لوگوں نے کیا۔

اس مضمون پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے ایک امریکن پادری نے بحث شروع کی تھی اور چوہدری صاحب نے مجھے بھی اس کی تھوڑی سی بحث بھجوائی۔ ان دنوں میں وقف جدید میں ہوا کرتا تھا۔ میں نے چوہدری صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی بے حد ذہانت اور عقل کے باوجود سادہ ہیں کیونکہ آپ میں متقیانہ سادگی بھی پائی جاتی ہے۔ تقویٰ سے عاری شیطان چالاک ہے اور ایسے لفظوں میں اس نے آپ کو الجھا دیا ہے کہ آپ کا اگر یہ جواب چھپے تو کئی لوگوں پر یہ تاثر پڑ جائے گا کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ نے بعض جگہ پر (دین) کا دفاع ٹھیک نہیں کیا۔ اس لئے اس قسم کی بحث کو آپ چھوڑیں اور جو حقیقت ہے اس پر اتر کر اس سے گفتگو کریں، لفظی بحث میں نہ الجھیں، کافی عرصہ خط وکتابت جاری رہی۔ اس کے بعد چوہدری صاحب نے مجھے یہی بات دوبارہ خود کہی کہ وہ تو بالکل ناکارہ چیز تھی۔ کوئی اس میں شرافت، حیا نہیں، صرف لفظی چالاکیوں میں پھنسا ہوا تھا۔

اس لئے اول تو یہ بھی درست نہیں ہے کہ خدا نے صرف فعل کی صورت میں اپنے کلام کا اظہار فرمایا ہے کلمات کہتا ہے جب، ہر چیز کو کلمہ کہتا ہے۔ تمام کلمات اس سے نکلتے ہیں تو یہ فعل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مداد الکلمات ربی) اب یہ کلمات فعل تو نہیں ہے۔ اللہ کی طرف سے اسم منسوب ہوا ہے، جمع میں لنفد البحر (۔) (سورہ الکہف) تو اللہ تعالیٰ کی صفت کلام جن معنوں میں اس آیت میں پیش ہوئی ہے وہی اس کی صفت کلام ہے جو کئی دفعہ تکلم بھی اختیار کرتی ہے۔ ہر چیز جو مادے کی صورت میں تخلیق ہوتی ہے وہ بھی کلام سے وجود میں آتی ہے اور ان معنوں میں (کن فیکون) کا مضمون ہے جو اس پر مزید روشنی ڈال رہا ہے اور ہر وہ چیز جو (کن) سے پیدا ہوتی ہے اس کے مالک کو، خالق کو یہ کہنا کہ وہ صفت کلام سے عاری ہے، یہ درست نہیں ہے۔

اگر اس طرح اللہ تعالیٰ کو کلیم کہا جاتا جیسے موسیٰ کو کلیم کہا گیا تھا تو ہم جو کلیم کے معانی سمجھتے ہیں اس کی رو سے ہم اس وسیع مضمون کو پا ہی نہیں سکتے تھے۔ اور خاموشی ہے جو زیادہ کلام ہے اور اکثر کلام خاموشی میں بول رہا ہے اور یہ ہے کلام الٰہی۔ وہ کبھی کبھی گنگنانے بھی لگتا ہے اور وہ چند لمحات ہیں جن کو فعل میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس کا Mechanism کیا ہے۔ وہ بھی اس میکنیزم (Mechanism) سے مختلف ہے جو ہماری آواز کا میکنیزم (Mechanism) ہے۔

امریکہ کی نارتھ کیرولائنا یونیورسٹی کے پاس ایک انسٹی ٹیوٹ ہے جس میں پیرا سائیکالوجی میں ریسرچ ہو رہی ہے۔ بہت بڑی ریسرچ ہو رہی ہے۔ اب تک جتنا میرے علم میں پیرا سائیکالوجی کی جنرل ریسرچ ہے اس سے بہتر کہیں نہیں کیونکہ اس میں بعض نوبل لاریٹس بھی ہوتے ہیں، فزسٹس (Physicists)، کیمسٹس اور ہر تجربہ کو وہ Scientists کی نگرانی میں کروا کر دکھاتے ہیں۔ وہاں جب میں گیا تو پہلے تو مجھے ان سے یہ تاثر تھا کہ میں ان سے خطاب کروں گا لیکن وہ خطاب محض تعارفی تھا۔ مجھے انہوں نے ایک سمپوزیم قسم کے فنکشن میں شامل رکھا اور یہ کہا کہ اس میں طلباء کی طرح تم بھی بیٹھو اور جو چاہتے ہو کہو۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ان کے جو سیکولر لوگ بھی ہیں وہ دین حق کے خلاف متعصب ہیں۔ اس سمپوزیم سے پہلے مجھے دعوت یہی دی گئی تھی کہ آکے ان سے خطاب کرو کیونکہ میرا تعارف کسی امریکن احمدی نے ان سے کروایا تھا کہ اس کو اس مضمون سے دلچسپی ہے تو اس پہلو سے آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اس سے گھنٹہ ڈیڑھ پہلے وہ مجھے آ کے ملا اور گفتگو شروع کی اور ہندو فلاسفی اور کئی قسم کے ایسے چکر اس نے چلانے کی کوشش کی۔ جب میں نے اس کو جواب دیا اور بالکل لاجواب ہو گیا تو اس وقت اس نے فیصلہ کیا کہ اس کا لیکچر نہیں کروانا۔ مگر وہاں مجھے موقع مل گیا۔ وہاں اس پہلو سے جب میں نے روشنی ڈالی تو تمام طلباء سو فیصد اپنے پروفیسرز اپنے دوسرے خطاب والوں کو چھوڑ کر میرے گرد اکٹھے ہو گئے کہ یہ جو نقطہ ہے آج تک ہم نے نہیں سنا تھا، یہ ہمیں سمجھاؤ۔ اور پروفیسر نے کہا کہ کلاس ختم تو پھر بھی لوگوں نے کہا ختم ہو گئی ہے

لیکن ہم نے یہیں رہنا ہے اور کلاس ختم ہونے کے بہت لمبا عرصہ تک بعد میں باتیں کرتے رہے جو مضمون میں بتا رہا ہوں یہ ہے اصل جس کی وجہ سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔

ان کو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو کلام فرماتا ہے جو ہمیں تمام مذاہب میں ملتا ہے اس کلام کے لئے اگر کوئی Receiving Set خدا تعالیٰ نے انسان میں نہ پیدا کیا ہو تو وہ کلام ہو ہی نہیں سکتا اور پھر وہ مخصوص کلام نہیں ہوسکتا۔ کسی ایک بندے سے۔ جس کا ریسیونگ سیٹ On ہوگا اس Vibration کے اوپر جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک پیغام پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے وہی اس آواز کو سنے گا اور اس کے اردگرد کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آئے گا۔ اور اس کے لئے دماغ کے اندر جو میکنیزم (Mechanism) ہے وہ ایسا ہے جو بعض دفعہ اپنے طور پر بھی انگیخت پا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کچھ تجارب تمہیں ہوتے ہیں جس کا نام تم نے پیراسائیکالوجی رکھا ہے۔

پیراسائیکالوجی اور اس کا فرق یہ ہے کہ دوسری طرف سے کوئی نہیں بول رہا سوائے اس کے کہ ایک انسان اتنی مشق حاصل کر لے کہ اپنے خیالات میں ڈوبے تو اس کی طاقت کی لہریں، فزسٹس (Physicists) کے علم میں جو بھی طاقتیں ہیں، لہروں کے ذریعہ یا دوسرے ذرائع سے ایک بات کو دوسرے تک منتقل کرنے کا ان سے بالا کوئی اور ذریعہ بنتا ہے جس سے یہ لہریں چلتی ہیں۔ ٹیلی پیتھی ضروری نہیں ہے۔ ٹیلی پیتھی تو صرف پیغام دینا ہے نا؟ متاثر ہو کے بعض دفعہ کہتے ہیں گھروں میں آگیں بھی لگ جاتی ہیں اور ایک شخص کے اندر طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ وہ بجلیوں کے اوپر اثر انداز ہو جاتا ہے، کئی قسم کی چیزیں ہیں۔ اس لئے میں ٹیلی پیتھی کا لفظ استعمال نہیں کر رہا۔ اندرونی طاقت کا دوسری طرف انتقال، یہ انسان کو محدود طور پر حاصل ہو چکا ہے۔ تجرباتی طور پر بتانے کے لئے کہ ایسا ممکن ہے۔ وہ جو پیغام پہنچتا ہے دوسرے تک وہ بہت ہی کمزور لہروں کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ کئی دفعہ جو اس کے تجربے کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قریب قریب پہنچا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ایسی کوئی بات ہے لیکن جب پتہ لگا تو صرف یہ ثابت ہوسکا کہ اس نے اس کا پیغام ضرور سنا ہے ورنہ اتنا قریب نہیں آ سکتا تھا۔ تو یہاں تک بھی ابھی Conjectures کی دنیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی طاقت کے اوپر یہ لہریں چلائی جاتی ہیں تو اس کو انسانی تعریف میں کلام کہہ ہی نہیں سکتے۔ اس کو بھی کلام نہیں کہہ سکتے جو پیراسائیکالوجیکل ذرائع ہیں۔ اپنی بات، اپنے مضمون، اپنی طاقت کو دوسروں تک منتقل کرنا اس کو کلام نہیں کہا جاتا۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ ان معنوں میں کلیم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے دوسرے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنا مقصد ایسے شخص کو پہنچاتا ہے جس کو اس نے پہلے ہی سے اس مقصد کو سمجھنے اور اسے Receive کرنے یعنی اُسے حاصل کر کے اس کے معنی سمجھنے کی طاقت بخشی ہوئی ہے۔ اکثر یہ خالی سیٹ پڑے ہوئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ حرکت کرتے ہیں ایسی شکل میں جس کو Clairvoyance کہتے ہیں۔ آپ ایک شخص کے قریب بیٹھیں تو بعض دفعہ خاموشی میں بھی اس کے خیالات آپ تک پہنچ جاتے ہیں اسی لئے صحبت صالحین کا ذکر ہے۔ یہ عام سلسلہ جاری ہے۔ روزمرہ کی انسان کی زندگی کا تجربہ ہے اس کے لئے کسی بڑا پیراسائیکالوجسٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو روزمرہ کچھ نہ کچھ حرکت میں آتا ہے جس طرح کرسٹل سیل Crystal Cell ریڈیو جب ریڈیو سٹیشن کے بالکل قریب ہو تو وہ چل پڑتا ہے حالانکہ اس میں نہ بجلی ہے نہ کوئی اور چیز اور ذرا سا دور ہٹ جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔ تو یہ جو انسانی ذہن کی مخفی طاقتیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اعلیٰ مقصد یہ ہے۔ اور اس کے بغیر کھوکھے ہیں۔ کھوکھے سیٹ ہیں کرسٹل سیل Crystal Cell ہیں۔ تھوڑے تھوڑے سے دائرے میں کچھ کام کرتے ہیں، کچھ کنفیوزڈ Confused آوازیں سنتے ہیں۔

یہی مضمون جب میں نے انہیں سمجھایا تو میں نے کہا کہ اب تمہیں سمجھ آئے گی کہ وحی الٰہی خدا کی طرف سے ہونے کے باوجود مختلف انبیاء کے کلام میں اتنا فرق کیوں ہے۔ اور بعض لوگ جب اس وحی کو سنتے ہیں تو ایسی زبان میں سنتے ہیں جو زبان درست بھی نہیں ہے۔ اس کی میں نے مثالیں بھی ان کو دیں۔ اول سوال وجواب کی مجلس میں اتنی لمبی باتیں، اندازہ کرلیں، بالکل یکطرفہ لیکچر میں تبدیل ہوگئی تھی۔ اور جب پروفیسر دخل دینے کی کوشش کرتا تھا تو Student کہتے تھے، نہیں، ہم نے سنی ہیں یہ باتیں۔ میں نے ان کو مثال دی ایک مثال مجھے یاد نہیں کہ اب یہ دی تھی کہ نہیں لیکن اکثر میں یہ مثال بھی دیا کرتا تھا۔ وقف جدید میں حافظ آباد کے ایک بابا جی ہوا کرتے تھے جو اب وفات پا چکے ہیں کولمبس خان ان کا لڑکا بھی وقف جدید میں ہوا کرتا تھا اب تو جرمنی میں ہے۔ باقی بچے بھی ہیں ماشاء اللہ۔ یہ نیک انسان تھے ان کو خوابیں بعض دفعہ ایسی آتی تھیں جو ان کے نفس کی طاقت سے تو بہرحال بالا تھیں۔ مگر ان کو الٰہی کلام ایک مولوی نہیں کہہ سکتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ عربی میں بات پہنچتی تھی اور وہ ناقص عربی بھی ان کی طاقت سے باہر تھی۔ ان بیچاروں کا Receiving Set بہت کمزور سا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب مشینری حرکت میں آتی ہے تو وہ دماغ ہی سے کام لیتا ہے۔

یہ بھی ایک حکمت ہے جو میں سمجھا رہا ہوں کہ اللہ کی صفات میں اس کو کلیم کیوں نہیں کہا گیا۔ وہ ہر انسان کے دماغ سے کام لیتا ہے اس کو Activate کرتا ہے۔ اور اس کی تمام صلاحیتوں کا اگر Sum ٹوٹل ناقص ہو اور رخنہ والا ہو تو ویسا ہی ہوگا لیکن اس کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ انہوں نے مجھے بعض دفعہ اپنے ایسے الہام بتائے جو عربی زبان میں تھے جن کی ان کو کچھ بھی سمجھ نہیں آئی۔ اور ان کے لئے تو عجیب سی بات تھی لیکن اس میں ایک پیغام بھی تھا۔ جب میں نے ان کو بتایا تو وہ حیران رہ گئے کہ اچھا یہ بھی بات ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ جو فرق ہے یہ بعض کے نزدیک، تو ایک انسان کے جھوٹا ہونے کی دلیلیں ہیں۔ اور یہی رجحان جو ہے Crooked اور احمقانہ، یہی بعض مستشرقین آج کل بھی قرآن پر حملے کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ یہ گرامر کی رو سے یوں ہے۔ ابھی آسٹریلیا سے مجھے کئی ایسے سوالات پہنچے تھے کہ ایک پادری ہے وہ بہت دندناتا پھرتا ہے کہ قرآن کریم کی گرامر میں یہ یوں ہے، یہ یوں ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں ہم جواب بھی دیتے ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کی وحی میں اگر فرق ہے اور قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر وحی خدا ہی کی طرف سے ہے تو فرق کیوں ہے۔ کیونکہ Author کے بدلنے سے ہی فرق پڑتا ہے لکھنے والے کے بدلنے سے فرق نہیں پڑا کرتا۔ اگر Author ایک ہے تو وحی میں تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر Sets مختلف ہیں تو ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس کا تعلق اس مضمون سے ہے۔

اگر کلام من وعن اللہ کی زبان سے نکلتا، کوئی زبان ہوتی جس سے نکلتا، تو اس کے کسی غلط ہونے کا سوال ہی کوئی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح پہنچتا اور ہر نبی کی وحی، غیر نبی کی وحی بھی اسی شان کی ہوتی۔

یہ میں نے ان کو سمجھایا تو ان طلباء کی آنکھیں کھل گئیں۔ ان میں بڑے سینئر طلباء بھی تھے اور صرف پیراسائیکالوجی کے نہیں تھے بلکہ Physicists, Chemists بھی تھے۔ یہ شوقیہ آتے تھے اس کالج میں اور انہوں نے صاف کہا کہ ہم نے کبھی پیراسائیکالوجی میں یہ مضمون نہ دیکھا، نہ پڑھا اور ایسا جو دل کو مطمئن کر رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صفت کلیم کے حوالے سے مجھے یہ موقعہ مل گیا آپ کو بتانے کا۔

پروگرام ملاقات
11 نومبر 1994ء

سوال:۔ چونکہ سب لوگوں کو شریعت کے مسائل کا تفصیلی علم نہیں ہوتا کیا کوئی شخص وصیت کر سکتا ہے کہ میری جائیداد شریعت کے مطابق تقسیم ہو؟

جواب:۔ ہاں ہاں۔ قطعاً کوئی حرج نہیں مرنے والا یہ وصیت کر جائے اور اگر وہ نہ کرے گا تو تب بھی جب وراثت کا سوال اٹھے گا تو ہر بچے کا حق ہوگا کہ قضاء میں جائے اور کہے۔ لیکن میں نے اور باتیں اٹھائی تھیں۔ زندگی میں فیصلے کرتا ہے۔ تو کہاں تک اس کو پابند کر سکتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد 1/3 کی پابندی کہاں تک ثابت شدہ حقیقت ہے اور اگر ثابت شدہ حقیقت ہو۔ (یعنی میرے نزدیک ہے۔ لیکن اس کے حوالے دینے پڑیں گے) تو اس کے بعد جس کو چاہے دے سکتا ہے پھر کسی کو اعتراض کا کیا حق ہے۔ وہ جو 1/3 بعض دفعہ چھٹ جاتا ہے قرآن کریم میں یا نصف چھٹ جاتا ہے۔ لوگوں نے ازخود یہ بنا لیا ہے۔ کہ وہ نسبتاً دور کے رشتہ داروں کو ازخود تقسیم کریں یہ درست نہیں ہے میرے نزدیک یہ فتویٰ نہیں ہے یہ ایک امکان ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ وہ ہوسکتا ہے ایسے قریبی رشتہ داروں کی خاطر چھوڑا گیا ہو جو اگر زندہ ہوں تو ان کے لئے حق موجود ہونا چاہئے۔ اور اگر وہ فوت ہو چکے ہوں تو پھر وہ واپس اول جو ذمہ دار ہیں جن کے نان نفقے کا ذمہ دار ہے ان کو ملنا چاہئے۔ ان کو چھوڑ کر جب یہ استنباط در استنباط کرتے ہوئے کہیں سے کہیں نکل جاتے ہیں تو ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو طبعاً فطرت انسانی کے خلاف ہیں۔ مثلاً ایک شخص کی صرف ایک بیٹی ہے اور اس کے دو یا تین بھائی ہیں اب وہ اگر فوت ہو تو عام قانون کی رو سے بیٹی کو نصف سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ اور بھائیوں کو باقی نصف مل جائے گا۔ تو اب یہ بتائیں کہ یہ کیا فطرت انسانی کے مطابق دکھائی دیتا ہے۔ ایک شخص مر جاتا ہے اس کی بیوی اس سے ورثہ پاتی ہے اور اس کی اپنی اولاد ہے بیٹی جو اس کی ذمہ داری تھی اور جو اپنی زندگی میں اس پر سب سے زیادہ حق رکھتی تھی کہ وہ جو چاہے اس پر خرچ کرے۔ بھائیوں کی مجال نہیں تھی کہ وہ دخل دیں مگر مرنے کے بعد وہ آدھے کے حقدار قرار دے دیئے جائیں گے۔ یہ سوچنے والی باتیں ہیں۔ قرآن کریم فطرت کے مطابق ہے۔ اور قرآن کریم میں جہاں گنجائشیں ہیں وہاں فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر اس کا ایسا حل ہو جس میں تضادات نہ پیدا ہوتے ہوں تو وہ زیادہ قابل قبول حل ہے بہ نسبت دوسرے کے جس میں فطرت انسانی سے تصادم ہوتا ہو۔ جو خدا نے خود پیدا فرمائی ہے۔ اور میں نے جو مثال دی ہے بڑی واضح ہے۔ اس لئے کہ عقل کے استعمال کئے بغیر یہ استنباط در استنباط کرتے کرتے کہیں سے کہیں جا نکلے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسی لئے فتویٰ دیا تھا کہ اب معاملات درہم برہم ہو چکے ہیں ہمیں ازسرنو غور کرنا پڑے گا تیرہ چودہ سو سال کی زور آزمائی کے نتیجے میں جو بنیادی واضح روشنی والے اصول تھے ان سے ہٹ کر کئی دھندلکوں میں، اندھیروں میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہمیں ان کو کھینچ کر واپس لانا ہوگا اور جانے دینا جو مرضی کہے لیکن قرآن کریم کی تعلیم کے اوپر یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا کہ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ابھی سب بحثیں جاری ہیں لوگوں نے کئی مجھے احتجاجی خط بھی لکھے مجھے پتہ ہے اور فقہاء بھی ڈھونڈنے لگے ہونگے کہ فلاں فقیہہ نے یہ کہہ دیا تھا۔ مگر میں تو حضرت مسیح موعود کے دو راہنما اصولوں کا قائل ہوں قرآن کو عزت دو۔ اور جو قرآن کی عزت کے خلاف استنباط کرتے ہو وہ درست نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے کہ اب معاملات سب درہم برہم ہو چکے ہیں نئی روشنی تمہیں خود حاصل کرنی پڑے گی۔ اس لئے وہ جو

باقی صفحہ 6 پر

جماعت احمدیہ خدمت خلق میں مشغول ہے اور ملک میں امن وامان قائم کرتی ہے

تنزانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر وزیر اعظم تنزانیہ کا خطاب

وزیر اعظم کی خدمت میں پہلے استقبالیہ پیش کیا گیا بعد ازاں انہوں نے خطاب کیا

رپورٹ: مظفر احمد درانی صاحب - امیر و مربی انچارج تنزانیہ

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 34ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر وزیر اعظم تنزانیہ نے شرکت کی- اس موقع پر خاکسار مظفر احمد درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ان کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا- ایڈریس کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے-

خطبۂ استقبالیہ

مکرم جناب Fredrick Sumaye وزیر اعظم متحدہ جمہوریہ تنزانیہ معزز خواتین وحضرات-

سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کی نمائندگی میں اور ذاتی طور پر بھی تہ دل سے شکریہ ادا کروں اور آپ کو جلسے میں خوش آمدید کہوں کہ آپ اپنی تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر آج ہمارے ساتھ 34ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے-

جلسے کا بڑا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی یاددہانی ہے-

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نے 1889ء میں قادیان انڈیا سے احمدیہ جماعت کا آغاز فرمایا تھا-

یہ جماعت یہاں 1934ء میں رجسٹرڈ ہوئی تھی- اس وقت سے دن بدن پھیلتی اور ترقی کرتی جارہی ہے- اب اس جماعت کی شاخیں تمام صوبوں کے اکثر مقامات پر پائی جاتی ہیں جن کے نمائندگان اس وقت آپ کے سامنے بیٹھے ہیں اور مستورات پردہ کے پیچھے ہیں-

اس وقت احمدیہ جماعت دنیا کے 176 ممالک میں پائی جاتی ہے- جہاں یہ صحیح (دینی) تعلیمات کے پھیلانے میں کوشاں ہے- جن میں بیوت الذکر سکولز اور مراکز شامل ہیں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ 24 گھنٹے مختلف زبانوں میں (دینی) تعلیمات نشر کی جاتی ہیں- اس جماعت کی دیگر کارگزاری میں ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام واجراء ہے اور مختلف زبانوں میں دینی کتب کی اشاعت ہے جن کا مقصد جہالت کو ختم کرنا ہے اور دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان مفاہمت پیدا کرنا ہے-

جناب وزیر اعظم! میں آپ کو پوری خوشی سے بتا رہا ہوں کہ احمدیہ جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے جس کا ایک امام ہے- یہ وہ جماعت ہے جس کا ساری دنیا میں احترام ہے کیونکہ یہ جماعت دین اور سیاست کو مدغم نہیں کرتی - تنزانیہ میں بھی ہمارا طریقہ یہی ہے-

ہمارا مشہور نعرہ جو ہمارے سارے کاموں میں پر حاوی ہے یہ ہے کہ ``Love for all Hatred for None,, یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں-

اسی بنا پر ہم نے ساری دنیا میں اور اس ملک میں بھی امن وامان کے ساتھ اشاعت کی ہے- اگرچہ بعض اوقات ہماری دعوت الی اللہ دوسروں کے عقائد سے ٹکراتی ہے اس کے باوجود کبھی بھی ہم نقص امن کا موجب نہیں بنے-

یہاں ہم تنزانیہ کی گورنمنٹ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جس نے اپنے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے اور یہ کہ اپنے شہریوں کے عقائد میں دخل اندازی نہیں کرتی - پس ہم مطمئن ہیں اور ملک میں پائی جانے والی مذہبی آزادی کی قدر کرتے ہیں- اور اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ احمدیہ جماعت اپنی گورنمنٹ کی وفادار رہے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ "اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو"- (النساء:60)

اسی طرح ہم ملک کی ترقی واستحکام کے لئے اپنی گورنمنٹ کے شانہ بشانہ چلیں گے جیسا کہ ہمارا ریکارڈ بتاتا ہے کہ احمدیوں نے آزادی وطن میں بھرپور حصہ لیا- یہ ہمارے لئے عزت وفخر کا مقام ہے کہ جس فرد نے متحدہ جمہوریہ کا نام "تنزانیہ" ``Tanzania`` تجویز کیا وہ ایک احمدی تھا یعنی محمد اقبال ڈار صاحب-

اسی طرح شیخ امری عبیدی کالوٹہ صاحب جو احمدیہ جماعت کے مربی تھے' جو آزادی کے بعد دارالسلام شہر کے پہلے میئر بنے' جو تمدن' ترقی اور قانون کے وزیر رہے' نے دو لفظ ایجاد کئے- State House کے لئے ``Ikulu`` اور پارلیمنٹ کے لئے سواحیلی لفظ Bunge دریافت کیا- اس لئے ہم اس ملک کی حفاظت کرتے رہیں گے اور اس کی قدر بڑھاتے رہیں گے-

محترم وزیر اعظم! ہم ایک بار پھر آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری جماعت ایک امن پسند جماعت ہے اور ہمیشہ گورنمنٹ اور دوسری امن پسند جماعتوں کے ساتھ صف اول میں شریک رہی ہے اور یہی ہماری جماعت کے قیام کا بنیادی مقصد ہے- ایسا ہم اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ جماعت صحیح دینی تعلیمات کو دنیا میں دوبارہ رائج کرنے کے لئے مامور ہوئی ہے-

ان حالات میں ہم اپنی گورنمنٹ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ قیام و دوام امن میں صف اول میں نظر آئیں گے- ملک میں قیام امن اسی طرح پوری دنیا میں استحکام امن کے لئے گورنمنٹ ہمیں جماعت نمبر ایک شمار کرسکتی ہے-

وہ لوگ جو دین کے نام پر دنگا فساد کرتے اور بدامنی اور انتشار کا موجب ہیں وہ دین کے صحیح پیروکار نہیں ہیں بلکہ اپنی ہوا وہوس کے پیروکار ہیں اور ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے-

ان چند تعارفی کلمات کے بعد میری آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ اپنے آپ کو امن پسند لوگوں میں بیٹھا محسوس کریں اور ہم آپ کو پوری عزت واحترام سے خوش آمدید کہتے ہوئے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ حاضرین جلسہ کو اپنی نصائح سے نوازیں- براہ کرم تشریف لائیں-

وزیر اعظم کا خطاب

اس استقبالیہ کے بعد جناب وزیر اعظم جمہوریہ تنزانیہ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا- انہوں نے کہا:

مکرم امیر ومربی انچارج احمدیہ جماعت تنزانیہ عہدیداران وحاضرین جلسہ' احباب وخواتین-

سب سے پہلے میں آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی ہے- مجھے بتایا گیا ہے کہ اس جلسے کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی یاددہانی ہے- میں جانتا ہوں کہ احمدیہ جماعت یہاں نصف صدی سے زائد عرصہ سے پائی جاتی ہے اور یہاں ملک میں آپ کی شاخیں ہر جگہ موجود ہیں جیسا کہ آپ دنیا کے 175 ممالک میں پائے جاتے ہیں' آپ کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے بہت سے تنزانین تک رسائی حاصل کر لی ہے- یقیناً دین تعمیر وطن میں اس وقت مددگار ہوتا ہے جب ملک کا قانون مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے- میں آپ کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کلام اللہ کی اشاعت کر رہے ہیں اور لوگوں کی روحانی اور جسمانی لحاظ سے تعمیر کر رہے ہیں-

آپ کی جماعت ان تنظیموں میں سے ہے جو ملک میں امن وامان کو قائم اور رائج کرتی ہیں- یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی کسی ایسی تحریک میں حصہ نہیں لیا جو ملک میں نقص امن کا موجب ہو- میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی جماعت خدمت خلق کے کاموں میں مشغول ہے جیسا کہ علم' صحت اور پانی کی فراہمی وغیرہ- میں اس بات کو سراہتے ہوئے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں-

تعمیر وطن میں آپ کی شرکت کو گورنمنٹ قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ آپ کو دعوت دیتی ہے کہ ایسی خدمات اور سکیمیں شروع کریں جس سے زیادہ سے زیادہ شہری فائدہ اٹھا سکیں-

جناب امیر صاحب! آپ کا نعرہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ایک امن کی دعوت ہے جو اس قابل ہے کہ تمام لوگ اسے قبول کریں- ان دنوں جنگ اور قتل وغارت کے دن ہیں- افریقہ کے بعض ممالک اور دوسری دنیا بھی اس کا شکار ہے جبکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ امن وامان کی اپنی ایک لذت ہے اور تمام انسانوں کے نزدیک اس کی قدر وقیمت ہے- امن ہی ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم بغیر خوف کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرسکیں- اسی سے ہی عبادت اور تعمیر وترقی کے کاموں کی بجا آوری ہوسکتی ہے- پس امن کا پیغام اور اس کی حفاظت آج ہم سب کا فرض ہے- آئیں ہر اس علامت اور بیج کو ختم کر دیں جو معاشرے میں نفرت کا موجب ہے- قبل اس کے کہ دوسرے ملکوں کی طرح یہاں بھی نفرت کی آگ بھڑک اٹھے اسے پہلے ہی ختم کر دیں-

اے بھائیو! معاشی' اجتماعی اور سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے وہ تعلیمات مفقود ہو رہی ہیں جو مقدس کتابوں میں بیان کی گئی ہیں- اس وقت ہمیں جن بڑے مسائل کا سامنا ہے ان میں نشہ آور ادویات' رشوت' ڈکیتی وچوری شامل ہیں- اسی طرح ایڈز کا مرض ہے جسے کنٹرول کرنے کی سمجھ نہیں آ رہی- اس مرض کی بڑی وجہ دینی تعلیمات سے لاپرواہی اور غفلت ہے- اس لئے مذہبی لوگوں کا فرض ہے کہ وہ تعلیم وتربیت کے ذریعہ معاشرے کی مدد کریں اور لوگوں کو ان مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کریں تاکہ ہمارا معاشرہ ان عیوب سے پاک ہو جائے-

ایڈز کا مرض ہر تنزانین سے متعلق ہے- جو اس مرض کا شکار ہیں آخر وہ کسی نہ کسی دین سے وابستہ ہیں- اس لئے ہم مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کا فرض ہے کہ ہم اپنے ساتھی تنزانین کو یہ یاد دلاتے رہیں کہ ایڈز کے مرض کی کوئی دوا نہیں- اس سے بچاؤ کا صرف یہ ذریعہ ہے کہ ان اسباب سے بچا جائے جو ایڈز کا موجب ہیں- یعنی بے راہ روی کی زندگی سے توبہ کی جائے- جب آپ ایسے جلسوں میں اکٹھے ہوتے ہیں تو اس یاددہانی کو ضرور سمجھائیں- ہمارے بہت سے شہری فوت ہو رہے ہیں جس سے بہت سے بچے یتیم ہو گئے ہیں- ان مریضوں کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہے- جو انفرادی طور پر خاندانوں کے لئے بلکہ اجتماعی طور پر بھی بہت مشکل ہے اس لئے ہر شخص کو اس سے آگاہ کیا جائے- پس بغیر کسی خوف اور شرم کے اس بیماری کے نقصانات سے قوم کو آگاہ کریں تاکہ ان مصائب کا مقابلہ کرسکیں- اس ہچکچاہٹ کی وجہ سے ہی آج تنزانیہ مشرقی افریقہ کے ملکوں میں ایڈز کی مرض میں صف اول میں ہے- سواحیلی لوگ کہتے ہیں کہ جو مرض کو چھپاتا ہے اس کی موت کا رونا دھونا اس کی سابقہ مرض کو ظاہر کر دیتا ہے-

ایک اور بات ایڈز کے مریضوں' ان کے یتیموں اور بیوگان کی امداد کی ہے- ان مریضوں سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ہر طرح مدد کریں اور مرض کے خوف کو دل سے نکال کر ان کی خدمت کریں- میری درخواست ہے کہ آپ کی جماعت اس میدان میں قابل تقلید مثال قائم کرے- جیسا کہ یہ دوسرے امور میں

ایک نمونہ ہے۔

مکرم امیر صاحب! ہمارا ملک اس کوشش میں ہے کہ ہر تنزانین کو خوشحال دیکھے جس سے شہری خود بھی مستفید ہوں گے اور ملکی ترقی میں بھی حصہ لے سکیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے احباب جماعت اور دوسرے لوگوں کو بھی اس بات پر تیار کرتے رہیں گے کہ لوگ محنت اور ایمانداری سے کام کریں تا کہ ملک سے غربت کا خاتمہ ہو سکے۔

میں اس بات پر بھی زور دینا چاہتا ہوں جس کو آپ سمجھتے ہیں کہ ہر شہری کو سکون حاصل ہو۔ ہماری گورنمنٹ کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتی اس لئے ہر شہری کو آزادی ہے کہ وہ اپنے ایمان کے مطابق عمل کرے۔

گورنمنٹ کی بھرپور کوشش ہے کہ وہ بغیر کسی تعصب کے تمام ادیان کے لوگوں سے شراکت رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری لیڈر مختلف مذاہب اور جماعتوں کے پروگرام میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ مختلف مذاہب کے پیروکار آخر تنزانیہ کے ہی شہری ہیں اور ان کے حالات سے آگاہ ہونا ہمارا فرض ہے۔

جناب امیر صاحب! آخر پر میری درخواست ہے کہ آپ اپنی جماعت کے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو میرا سلام دیں اور ان سے درخواست کریں کہ آپ ہمارے ملک میں امن و سکون کے قیام و دوام کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو بہت کامیاب فرمائے اور ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ میری تقریر سننے کا بہت بہت شکریہ"۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2003ء)

بقیہ صفحہ 4

پہلے فتوے تھے کہ اگر نہ ہو تو حضرت امام ابوحنیفہ کے پیچھے چلے جاؤ۔ وہ معاملہ بدل گیا اور یہ آخری فیصلہ آ چکا ہے کہ بہت الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں اس لئے تم دوبارہ استنباط کرو۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 34647 میں انیسہ رفیق زوجہ محمد رفیق قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ترکہ والد محترم زرعی رقبہ 2 کنال واقع چک نمبر 565-گ ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/4000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزن 5 تولے مالیتی -/33600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ انیسہ رفیق زوجہ محمد رفیق دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد کھوکھر وصیت نمبر 29687 گواہ شد نمبر 2 خالد محمود سندھو ولد چوہدری محمد یوسف سندھو دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 34648 میں صالحہ منیرہ قمر زوجہ عبدالصبور نعمان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر -/30000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صالحہ منیرہ قمر زوجہ عبدالصبور کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالصبور نعمان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد قمر کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 34649 میں حشمت جہاں زوجہ نثار احمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک عدد پٹرول پمپ واقع چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ رقبہ 2 کنال 17 مرلے بمعہ عمارت، مشینری و ٹینک کل مالیتی -/317100 روپے۔2۔سفید پلاٹ ملحقہ پٹرول پمپ واقع چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ رقبہ 2 کنال 7 مرلے مالیتی -/141000 روپے۔ 3۔ 5 عدد دکانیں ملحقہ پٹرول پمپ واقع چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ رقبہ 3 مرلے مالیتی -/9000 روپے۔ 4۔5 عدد دکانوں کا ملبہ مالیتی -/25000 روپے۔ 5۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/40000 روپے۔ 6۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ 7۔ پٹرول پمپ کا Running Capital مالیتی -/500000 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حشمت جہاں زوجہ نثار احمد جھنگ صدر گواہ شد نمبر 1 جمشید احمد نثار ولد نثار احمد جھنگ صدر گواہ شد نمبر 2 نثار احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 34650 میں عطیہ منصورہ بنت ملک نیر احمد غزالی صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک بیلی خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی -/1500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیہ منصورہ بنت ملک نیر احمد غزالی صاحب مرحوم چک بیلی خان ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 صغیر احمد ملک ولد ملک وزیر حسن چک بیلی خان ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 مرزا الیاس احمد وقار وصیت نمبر 29981

مسل نمبر 34651 میں بشارت صادقہ زوجہ صدیق احمد خان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 17-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/1600 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/63000 روپے۔ 3۔ پلاٹ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی -/35000 روپے۔ 4۔بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں نقد رقم -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشارت صادقہ زوجہ صدیق احمد خان سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالکریم باسط وصیت نمبر 30600

مسل نمبر 34652 میں کرنل چوہدری مبشر احمد ولد چوہدری فتح محمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ترکہ والد محترم متفرق زمین رقبہ 2 کنال واقع کامرہ ضلع گجرات مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ مکان واقع اقبال ٹاؤن لاہور کا 1/4 حصہ مالیتی -/400000 روپے۔ 3۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی مالیتی -/2100000 روپے۔ 4۔ سوزوکی کار مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم نوید اقبال صاحب ابن مکرم شیخ اقبال احمد صاحب کا نکاح مکرمہ سارا اکرام صاحبہ بنت مکرم محمد اکرام احسان صاحب فیصل آباد کے ساتھ مورخہ 11 نومبر 2002ء کو بیت الفضل فیصل آباد میں مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اور مورخہ 26 دسمبر 2002ء کو تقریب شادی منعقد ہوئی اور محترم امیر صاحب نے بوقت رخصتی دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم شیخ اقبال احمد صاحب نے نعمت کالونی فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اسی روز مکرمہ ناصرہ اقبال صاحبہ بنت مکرم شیخ اقبال احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم عبداللطیف قریشی صاحب ابن مکرم عبدالرشید قریشی صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر نعمت کالونی میں محترم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے پڑھا اور نوید اقبال صاحب کی دعوت ولیمہ اور شادی کی دعا بھی کروائی۔ مکرم نوید اقبال صاحب اور مکرمہ ناصرہ اقبال حضرت شیخ محمد احمد مظہر سابق امیر جماعت فیصل آباد کے پوتا اور پوتی ہیں۔ نیز محترم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگر وال کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے حقیقی چچا میاں محمد شریف احمد صاحب ابن حضرت الحاج میاں عبدالرحمن صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود 26 اور 27 فروری 2003ء کی درمیانی شب کراچی میں وفات پا گئے ان کی عمر تقریباً 82 سال تھی۔ ان کا جنازہ کراچی سے بھیرہ لایا گیا۔ رات تقریباً 10 بجے مربی صاحب متعین بھیرہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر کیپٹن (ر) مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی مرحوم فیصل آباد میں مقیم تھے اور علاج کے لئے ڈیڑھ ماہ سے کراچی اپنے ایک بیٹے کے پاس گئے ہوئے تھے۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں جو سب خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

ولادت

مکرم شیخ محمد یونس صاحب کارکن دفتر رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ فائزہ سعید صاحبہ اور مکرم سعید احمد صاحب مقیم ہائیڈل برگ جرمنی کو مورخہ 31 جنوری 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "لبید احمد" عطا فرمایا ہے اور بفضلہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد صاحب جنجوعہ کا پوتا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اپنے فضل سے نیک بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے اور دین و دنیا کی نعماء عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

مورخہ 15 فروری 2003ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرمہ عائشہ ادریس صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ مکرم بدر منیر صاحب ابن مکرم رشید احمد بٹ صاحب دارالیمن وسطی سلام مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بدر منیر صاحب مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم استاذ جامعہ احمدیہ کے نواسے اور مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم سابق مربی ہالینڈ کے بھتیجے ہیں دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

نکاح وشادی

مکرم وقار احمد صاحب ابن مکرم محمد الطاف تنویر صاحب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ نیلم ریحانہ صاحبہ بنت مکرم ممتاز اسلم صاحب مرحوم غوثیہ کالونی نزد وحدت کالونی لاہور مورخہ یکم فروری 2003ء کو الحمد ہال ٹاؤن شپ لاہور میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ لاہور نے ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور مورخہ 2 فروری 2003ء کو ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ولیمہ ہوا۔ مکرم وقار احمد صاحب مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے پوتے اور نیلم ریحانہ مکرم رشید احمد سنوری صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید عطاء اللہ مجیب صاحب مربی سلسلہ فیکٹری ایریا ربوہ کو مورخہ 30 جنوری 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام امۃ الاعلیٰ تجویز ہوا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سید مبارک علی شاہ صاحب وقف جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد انور چیمہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل اہلیہ مکرم راجہ مسرور احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار مجید الدین صاحب چک 2/IRA رینالہ خورد مورخہ 11 فروری 2003ء بعمر 60 سال اچانک ہارٹ اٹیک ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ میرے بھائی سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب ہالینڈ سے جنازے میں شمولیت کیلئے ربوہ آئے۔ نماز جنازہ مورخہ 13 فروری کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے ہی کروائی۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام منیر احمد سے تبدیل کر کے محمد صادق رکھ لیا ہے۔ اب اسی نام سے مجھے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد صادق ولد بگہ چمن عباس ربوہ

سانحہ ارتحال

مکرم طارق حیات صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ متعلم جامعہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی نانی جان مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورک نمبردار آف قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ 27 فروری 2003ء کی صبح اپنے بیٹے چوہدری منصور احمد ورک آف گوجرانوالہ کے ہاں بعمر 80 سال وفات پا گئیں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ 28 فروری بعد نماز فجر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ بہت نیک صابر نرم دل غریبوں کی ہمدرد اور مہمان نواز تھیں۔ پسماندگان میں خاوند محترم کے علاوہ 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم شیخ محمد عثمان صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم ندیم احمد صاحب مقیم امریکہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ فارینہ حمید صاحبہ بنت مکرم شیخ حاجی حمید اللہ صاحب آف فیصل آباد مورخہ 28 فروری 2003ء کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے بعوض مہر مبلغ ایک لاکھ روپے پر پڑھا۔ مکرم ندیم احمد صاحب محترم سیٹھ میاں محمد صدیق صاحب بانی کے نواسے ہیں اور مکرمہ فارینہ حمید صاحبہ مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم آف فیصل آباد کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم ارشد محمود صاحب اور مکرمہ طیبہ ارشد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے آسٹریلیا سڈنی میں مورخہ 31 جنوری 2003ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لبیبہ ارشد عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترم ممتاز احمد بٹ صاحب سیالکوٹ شہر کے والد محترم محمد اسحق بٹ صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ کامل شفاء عطا فرمائے۔

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

خوبصورت پھولوں کی موسمی پنیریاں، پھلدار پودوں کی تازہ ورائٹی انگور، انار، انجیر، آڑو، اخروٹ، آلوچہ، آلو بخارا، جاپانی پھل، چلغوزہ، سیب، خوبانی اور بادام۔ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، گلدستے اور زیور سیٹ وغیرہ بنوانے کا انتظام خوشی کے مواقع پر تازہ پھولوں سے سٹیج کو خوبصورت سجانے کیلئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں۔ (فون نمبر 213306-215206)

بقیہ صفحہ 6

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ 1-10-99 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کرنل چوہدری مبشر احمد ولد چوہدری فتح محمد اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد صدیقی عسکری کالونی لاہور گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان وصیت نمبر 23908

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
بدھ	5-مارچ	زوال آفتاب	12-20
بدھ	5-مارچ	غروب آفتاب	6-11
جمعرات	6-مارچ	طلوع فجر	5-07
جمعرات	6-مارچ	طلوع آفتاب	6-28

مسئلہ عراق پر بکیں گے نہیں

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ القاعدہ کے ارکان کی گرفتاری اچھا اقدام ہے کیونکہ امن وامان برقرار رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایچیسن کالج کی 117 ویں سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعظم نے جماعت اسلامی کی خاتون رہنما کے گھر سے القاعدہ کے ارکان کی گرفتاری کے حوالے سے ایک سوال پر کہا کہ یہ بات انہیں سے پوچھیں۔ انہوں نے کہا ایم کیو ایم سے اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں وہ نہ رکھنا چاہیں تو الگ بات ہے ایک سوال کہ ترکی نے امریکہ سے تعاون کیلئے مالی فائدہ اٹھانے کی بات کی ہے' آپ کی حکومت کا طرز عمل کیا ہوگا۔ وزیراعظم نے کہا کہ ابھی ہم نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ جب سیکیورٹی کونسل میں ووٹ دینے کا وقت آئے گا تو دیکھیں گے۔ عراق کے حوالے سے میں پارلیمنٹ اور عوام کو اعتماد میں لوں گا یہ بات پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہم بکیں گے نہیں۔

خالد شیخ سے پاکستان ہی میں تفتیش ہو رہی ہے

دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا ہے کہ گرفتار خالد شیخ پاکستان میں ہیں اور حکام ان سے تفتیش کر رہے ہیں۔ ہفتہ وار بریفنگ کے دوران انہوں نے کہا خالد شیخ کی شناخت ہوگئی ہے انہوں نے ایک سوال پر کہا کہ عراق کا بحران پرامن طریقے سے حل ہونا چاہئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ عراق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر مکمل عمل کرے۔

خواجہ فیملی کے تین ارکان کی رہائی کا حکم برقرار

سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس جاوید اقبال اور مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر پر مشتمل ڈویژن بنچ نے مناواں لاہور کی خواجہ فیملی کے تین افراد کی سیکیورٹی آف پاکستان ایکٹ کے تحت نظر بندی کے احکام کالعدم قرار دینے سے متعلق لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف وفاقی حکومت کی اپیل مسترد کر دی۔ اور ہائی کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا۔

22 میں سے 4 مطلوب افراد برآمد

وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ خالد شیخ ابھی پاکستان میں ہے لیکن بعد میں کیا ہوتا ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہمارے لئے یہ قابل غور بات ہے کہ 22 افراد میں سے 4 انتہائی مطلوب ایک ہی جماعت کے لوگوں کے گھروں سے برآمد ہوئے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے لاہور پریس کلب کے پروگرام میٹ دی پریس میں کہیں۔ انہوں نے کہا خارجہ اور دفاع کے معاملے پر صرف چہرے بدلتے ہیں پالیسیاں نہیں بدلتیں۔ جنرل مشرف نے اس بارے میں جس طرح مدبرانہ فیصلے کئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ انہوں نے کہا 4-افراد کے ایک ہی مذہبی جماعت کے ہاں سے ملنا اہم ہے اس سے خدانخواستہ کوئی نئی بلا نہ آ جائے ہمیں سمجھنا چاہئے۔ تاہم انہوں نے جماعت اسلامی کو اس حوالے سے دہشت گرد قرار دیئے جانے کے امکان کو مسترد کر دیا۔

امریکہ نے وضاحت مانگ لی

امریکہ نے حکومت پاکستان سے القاعدہ اور جماعت اسلامی کے درمیان مبینہ رابطوں کے بارے میں وضاحت مانگ لی ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق جماعت اسلامی کی ناظمہ کے گھر سے القاعدہ کے صف اول کے رہنما خالد شیخ کی گرفتاری کے بعد حکومت پاکستان پر امریکہ کا دباؤ بڑھ گیا ہے اور امریکہ نے جماعت اسلامی اور القاعدہ کے درمیان مبینہ رابطوں کے بارے میں وضاحت مانگ لی ہے۔ 11 ستمبر کے حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے خالد شیخ کی گرفتاری کے دوران جماعت اسلامی کی ناظمہ کے بیٹے احمد قدوس کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ جبکہ حکام نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کے گھروں سے اس سے قبل بھی مشتبہ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

(روزنامہ خبریں 4 مارچ 2003ء)

حریت کانفرنس کے اکاؤنٹس منجمد

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کی حریت پسند جماعتوں کے اتحاد کانفرنس کے تمام بنک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے ہیں جبکہ حریت کانفرنس کے چیئرمین عبدالغنی بٹ پر مقدمے کے علاوہ حریت کانفرنس کے ذرائع آمدن کے بارے میں بھی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

بش نے مشرف کو ہیرو قرار دے دیا

امریکی صدر نے القاعدہ کے خلاف کئے جانے والے آپریشن پر صدر مشرف کو ہیرو قرار دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے دیگر بائیس اہم ارکان بھی اسی علاقے میں موجود ہیں۔

آئندہ تین سال میں مسئلہ کشمیر حل ہونے والا ہے

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ آئندہ تین سال میں مسئلہ کشمیر حل ہونے والا ہے لیکن یہ پاکستان اور بھارت کی امنگوں کے برعکس ہو سکتا ہے جس کے لئے ہمیں ذہنی طور پر تیار رہنا چاہئے۔ عراق کے مسئلہ پر پاکستان امریکہ کے تنہا فیصلے کے نہیں بلکہ سیکیورٹی کونسل کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ ہم اسرائیل کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اسرائیل بھارت گٹھ جوڑ پر ہمیں تشویش ہے۔ وزیراعظم جلد ہی عوام کے ریلیف کے لئے ایک اور پیکیج کا اعلان کریں گے۔

کشمیر میں قیام امن کی قرارداد منظور

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر میں سلامتی اور امن کے قیام کے بارے میں قرارداد کی منظوری دے دی ہے۔ سلامتی کونسل نے کشمیر میں سلامتی اور امن کے قیام کے موضوع پر بحث کی ہے۔ پاک بھارت سرحد کی دوطرفہ نگرانی اور دونوں ممالک میں انٹیلی جنس معلومات کے تبادلہ کی برطانوی تجویز مسترد کر دی گئی۔ دوسری تجویز میں روس نے زور دیا کہ کشمیری عوام کو اپنے مقدر کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جانا چاہئے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پاکستان کے پہل نہ کرنے کی شق قرارداد میں شامل کر لی گئی۔ اجلاس میں دوبار پاکستان اور بھارتی مندوبین کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔

حکومت کی بڑی ترجیح زرعی شعبہ ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کی سب سے بڑی ترجیح زرعی شعبہ ہے۔ لیکن کاشتکاروں کو ان کی فصل کی صحیح قیمت نہیں مل رہی تاہم جب تک کسانوں کو ان کی اجناس کی صحیح قیمت نہیں ملتی۔ نہ خود چین سے بیٹھوں گا اور نہ ہی کسی سرکاری اہلکار کو آرام کرنے دوں گا۔

نواز شریف اور بے نظیر کے ساتھ پاکستانی قوانین کے مطابق سلوک ہوگا

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کو میاں نواز شریف نے اور نواز شریف کو جنرل مشرف نے باہر بھیجا۔ انہیں ہماری حکومت نے باہر نہیں بھیجا۔ اگر وہ ملک میں واپس آنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ پاکستانی قوانین کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

جمہوریت کو آگے بڑھانے کا موقع دیا جائے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صبر اور تحمل کے ساتھ جمہوریت کو آگے بڑھانے کا موقع دیں مجھے احساس ہے کہ کیا کرنا ہے۔ سیاست کی بنیاد نئے طریقے کی ہوگی۔ رواداری کی سیاست کو فروغ حاصل ہوگا۔ انتقامی سیاست نہیں کریں گے۔

رفیق دماغ

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

Ph:04524-212434-Fax:213966

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس

خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ نئی ورائٹی دستیاب ہے۔

غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)

173-172 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

فون:5832655 موبائل:0303-7558315

اعلان داخلہ

جونیئر و سینئر نرسری کلاسز کیلئے داخلہ یکم مارچ 2003ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹوں کے پر ہونے تک جاری رہے گا جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر کی حد 31 مارچ 2003ء تک $2\frac{1}{2}$ سال سے $3\frac{1}{2}$ سال تک اور سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر کی حد $3\frac{1}{2}$ سال سے $4\frac{1}{2}$ سال تک ہوگی۔ پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 9 مارچ 2003ء بروز اتوار ہوگا جو بچے ہمارے ہاں سینئر نرسری میں پڑھتے ہیں ان کا پریپ کیلئے ٹیسٹ نہیں ہوگا باقی کسی کلاس میں داخلہ کی گنجائش نہیں ہے۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو عدد تصدیق شدہ فوٹو کاپیاں لازمی ہیں۔

مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ فون 211637

چھوٹا قد - کمزور بچے - بھوک کی کمی

APPETIZER CAPS	25/-	قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے مفید کیپسولز
BABY TONIC	25/-	شیرخوار بچوں کی کمزوری' دانت نکالنے کی تکالیف' دستوں وغیرہ میں مفید دوا
BABY GROWTH COURSE	60/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما بھوک بڑھانے اور جسمانی توانائی کیلئے
DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا' بچوں بچیوں کی رکی ہوئی نشوونما' جسم کی کمزوری اور بونا پن کیلئے

ادویات' لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار - ربوہ پاکستان

فون: ہیڈ آفس 213156 کلینک 214606' سیلز 214576 فیکس (04524)212299